شہناز گل

لیکچرار، شعبۂ اردو

رعنا لیاقت علی ہوم اکنامکس کالج، کراچی

اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' پر محقق و مدوّن رشید حسن خان کے اعتراضات

ABSTRACT

Objection raised by critic and researcher Rasheed Hasan Khan regarding" Urdu Lughat(on historical principle).Urdu Lughat Board". By Shehnaz Gul, Lecturer, Department of Urdu, Rana Liaquat Ali Home Economics College, Karachi.

Urdu Lughat (on historical principle is a lughat of Urdu Lughat Board that has been compiled in the light of historical principles is relied and liked owing to its comprehensiveness, research and diversity. Hence while compiling its lughat (on historical princples), this is prime obligation of Urdu Lughat Board to incorporate and follow such principles that have been devised by itself. Out of such principles, the leading one is to follow the historical principles themselves i.e. reference and its periodic reference but many of the words do not have old references for them. Dozens of such words have been used in Urdu lughat (on historical principles) which are not used but merely copied from previous dictionaries. Rasheed Hasan Khan was a versatile linguist, researcher, critic and having multidimensional vision and knowledge about dictionaries. His special interest in lexicography represents his command of language. This article aims at discussing objections from Rasheed Hasan Khan on urdu lughat (on historical principle) by urdu dictionary board.

الفاظ کی اہمّیت سے کسی بھی ذی عقل و ذی شعور کو انکار نہیں ہے۔ تحریر و تقریر میں بہترین الفاظ کا انتخاب اور اس کا مناسب استعمال تخلیق کار اور مقرّر کو اعتبار بخشتا ہے۔ الفاظ بنی نوع انسان کے محض ترجمان ہی نہیں بلکہ عکاس بھی ہوتے ہیں۔ [(۱)]

الفاظ انسانی زندگی میں سکّہ رواں کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے بغیر زندگی کے معاملات نہیں چل سکتے اور لغت ہی وہ خزانہ ہے جہاں ان کی یادداشت محفوظ رہتی ہے عام سکوّں کے برخلاف ان میں سے ہر سکّہ علیحدہ قدر و قیمت رکھتا ہے۔ یہ سکّے تاریخ کے مختلف ادوار میں ڈھلے ہیں اور ہر سکّے یعنی لفظ کی اپنی ایک الگ سرگزشت ہے اکثر صورتوں میں ان کی ہیئت بھی

بدل جاتی ہے اس تمام پیچیدہ حساب کتاب کو سنبھالنا ایک دو برس یا کسی ایک فرد کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے ایک مستقل ادارے کا ہونا ضروری ہے جو مسلسل لغوی تحقیق و تدوین کا کام کرتا رہے۔[۲] لغوی تحقیق و تدوین کے کام کو احسن طریقے سے انجام دینے کے لیے اردو لغت بورڈ کراچی، وفاقی حکومت کے ماتحت منفرد نوعیّت کا سب سے قدیم علمی اور تحقیقی ادارہ ہے۔ اردو لغت بورڈ ۱۴ جون ۱۹۵۸ء کو کراچی میں قائم ہوا جو حالیہ قومی تاریخ و ادبی ورثہ ڈویژن کے ماتحت فعال ہے۔

اردو لغت بورڈ کے اہم ترین اہداف و مقاصد میں عظیم آکسفرڈ انگریزی لغت کے نمونے پر عظیم الشان اردو لغت کی ترتیب و تدوین شامل تھی۔ جو باون سال کی محنت شاقہ کے بعد بائیس جلدی اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی شکل میں ۲۰۱۰ء میں منظر عام پر آئی۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی اشاعت کے بدولت اردو کو دنیا کی تیسری زبان ہونے کا اعزاز حاصل ہے جس کی تاریخی اصول پر لغت تدوین کی گئی ہے۔ اس سے قبل فقط انگریزی اور جرمن زبان میں اس سطح کا کام کیا گیا ہے۔[۳]

اہلِ زبان ہو یا غیر اہلِ زبان، حقیقتاً کوئی شخص بھی لغات و فرہنگ سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ لغت کا کام مسلسل جاری رہتا ہے۔ اس میں نئے الفاظ داخل ہوتے رہتے ہیں جس سے زبان کی قدر و قیمت بڑھتی رہتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اردو کے مختلف ادوار میں بیشتر اچھے برے، مختصر و ضخیم لغات شائع ہوئے۔ معروف اردو بہ اردو لغات میں فرہنگ آصفیہ از مولوی سیّد احمد دہلوی، امیر اللغات از منشی امیر احمد مینائی، اردو لغت از مرزا مقبول بیگ بدخشانی، جامع اللغات از مفتی غلام سرور لاہوری۔ لغت کبیر از مولوی عبدالحق اور علمی اردو لغت از وارث سرہندی شامل ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ اہم سے اہم لغت بھی خامیوں اور نارسائیوں سے پاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ ایک فرد کی کاوش کا نتیجہ ہو یا ایک گروہ کی اجتماعی کوششوں کا حاصل ہو۔ البتہ خوب سے خوب تر کی جستجو کے انسانی داعیے کے پیش نظر اکثر لغات و فرہنگ کو بھی تنقیدی نظر سے دیکھا گیا۔ ان لغات میں بائیس جلدوں پر مشتمل اردو لغت بورڈ کی اردو لغت (تاریخی اصول پر) بھی سرفہرست ہے۔ ان مقالے میں ان تمام اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے جو محقّق و مدوّن اور لغت نویس رشید حسن خان نے اردو لغت (تاریخی اصول پر) پر کیے۔ رشید حسن خان نے اپنے مخصوص سخت گیرانہ انداز اور سخت الفاظ میں اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی اغلاط کی گرفت کی ہے جسے اس مقالے میں رشید حسن خان کے الفاظ کے ساتھ من و عن پیش کیا گیا ہے۔

رشید حسن خان

(ولادت دسمبر ۱۹۲۵ء۔ وفات ۲۶ فروری ۲۰۰۶ء) رشید حسن خان ہندوستان اور پاکستان کے مدوّنین میں سب سے زیادہ ممتاز مدوّن ہیں ان کی محنت اور معیار کے پیش نظر انجمن ترقّی اردو ہند نے ان کی معیاری تدوینات کو بغیر کسی تعطّل کے شائع کیا اور پاکستان میں بھی انجمن ترقّی اردو کراچی اور مجلس ترقّی ادب لاہور نے ان کے متون کو برابر شائع کیا۔

رشید حسن خان کے بارے میں محققین و مدوّنین کی آرا:

رشید حسن خان کے بارے میں محقّقین و مدوّنین کی آرا درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے نزدیک:

''رشید حسن خان کی تدوینات آنے والی نسلوں کے لیے ایک نمونے کی حیثیت رکھتی ہیں۔''

بقول نیّر مسعود خان:

خان صاحب کو کلاسیکی متون مرتّب کرنے والوں میں سے تھے اس اعتبار سے ممکن ہے کہ 'خان صاحب' ہی ''خاتم المدوّنین'' ثابت ہوں۔ (۴)

بقول انوار الحسن وسطوی:

رشید حسن خان اردو املا کے باب میں ایک دبستان کی حیثیت رکھتے ہیں انھوں نے اصولِ تدوین کی مکمل پابندی کے ساتھ درج ذیل کلاسیکی متون مرتّب کیے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

☆باغ و بہار ☆فسانہ عجائب ☆مثنویات شوق ☆مثنوی سحرالبیان

☆گلزار نسیم ☆کلیات جعفر زٹلی

☆املائے غالب: تدوین و تحقیق روایت

☆صحتِ زبان کے سلسلے میں ''اردو املا''، ''اردو کیسے لکھیں''، انشاء و تلفّظ، زبان و قواعد جیسی شاہکار کتابوں میں انھوں نے جس عرق ریزی سے کام کیا ہے۔اس کے معترف اس کے مخالف بھی ہیں۔ (۵)

بقول ڈاکٹر ممتاز احمد خان:

رشید حسن خان کی کتاب ''اردو املا'' اور ''زبان و قواعد'' کی اشاعت کے بعد اردو کے ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں کے اندازِ نگارش پر واضح اثرات مرتّب ہوئے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے بعد کی ادبی کتابوں اور رسائل کا موازنہ و مقابلہ اس سے قبل کی کتب و رسائل سے کیجیے تو املا کے معاملے میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں صاف دیکھنے کو ملیں گی۔ (۶)

بقول خلیق انجم:

خان صاحب کی تصانیف میں انتخاب ناسخ، انتخاب سودا، انتخاب شبلی، نظیر اکبر آبادی، انتخاب مراثی انیس و دبیر ہیں

تنقیدی ایڈیشن میں مصطلحاتِ ٹھگی، زٹل نامہ جبکہ ''گنجینہ معنی کا طلسم'' ایک قسم کی دیوان غالب کی فرہنگ ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ غالب نے کون سا لفظ کہاں پر اور کس شعر میں استعمال کیا ہے۔(۷)

اردولغت بورڈ کی اردولغت (تاریخی اصول پر) رشید حسن خان کے اعتراضات

اردولغت بورڈ کی اردولغت (تاریخی اصول پر) کے بارے میں رشید حسن خان لکھتے ہیں:

> لغت کی حد تک غلط اندیشی اور غلط نویسی کی شاید ہی کوئی ایسی مثال ہو جو اردولغت (تاریخی اصول پر) کے صفحات میں محفوظ نہ ہو۔ شاید ہی کوئی صفحہ ہو جس میں چار چھ دس بارہ غلطیاں نمایاں نہ ہوں۔ لغت کے بیشتر اندراجات کسی نہ کسی اعتبار سے گمراہ کن ہیں جس کے باعث بہ آسانی اس کو ''پشتارہ اغلاط'' کہا جا سکتا ہے۔(۸)

رشید حسن خان رفیع الدّین ہاشمی کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں کہ،

> ترقّی اردو بورڈ کراچی نے جو لغت شائع کیا ہے، اُسے دیکھنے کے بعد میرا تو ایمان اُٹھ گیا ہے اب کارکردگی پر سے۔ اظہار (بمبئی) کے تازہ شمارے میں میں نے اس کی پہلی جلد پر تبصرہ کیا ہے، یہ مختصر ہے لیکن عبرت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔(۹)

اردولغت بورڈ کی اردولغت (تاریخی اصول پر) پر رشید حسن خان کی جانب سے کیے گیے اعتراضات درجِ ذیل ہیں۔

۱۔اردولغت (تاریخی اصول پر) میں شامل اسناد ''قابل اعتماد نہیں ہیں''

لغت کو اعتبار اور اسناد کا اہم ترین وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔ اردولغت (تاریخی اصول پر) میں جو اسناد شامل کی گئی ہیں ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ ان اسناد کو حاصل کرنے کے لیے یہ التزام نہیں کیا گیا کہ صرف معتبر مطبوعہ یا خطی نسخوں سے کارڈ تیّار کیے جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ دوسرے لغات سے جو اسناد نقل کی گئی ہیں ان کا اصل تصانیف سے مقابلہ نہیں کیا گیا جو نہایت ضروری تھا اس لیے اس لغت سے استفادہ کرنے والا اگر خود کار نہیں تو اکثر مقامات پر مبتلائے غلط فہمی ہوگا۔(۱۰)

۲۔اردولغت (تاریخی اصول پر میں اسناد کے کارڈ تیّار کرنے والوں کی ''غلط نگاریاں اور جہالتیں'':

اسناد کے کارڈ بنانے والے کس پائے کے لوگ تھے۔ مدیر اوّل کا بیان حاضر ہے۔

> لفظوں کے استعمال کی مثالیں کے جو تیرہ چودہ لاکھ کارڈ مرتّب کرائے گئے وہ علیل العموم سطح کے لوگوں نے املا کی بے شمار غلطیاں اور اقتباسات کی عبارتیں من چاہی بنیادوں پر نقل کر دی تھی اور از سر نو تیّار کی جانے کی قلیل مدّت میں ہزار ہا کارڈوں کا اصل کتابوں سے مطالعہ ممکن نہیں تھا۔(۱۱)

مدیر اوّل کے بیان کے بارے میں رشید حسن خان لکھتے ہیں:

> مدیر اوّل کے مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوگیا کہ کم سواد کارڈ تیّار کرنے والوں کی ساری غلط نگاریاں اور جہالتیں جوں کی توں لغت میں محفوظ ہوگئی ہیں۔ جس طرح مردم شماری کے موقع پر کارکنوں کو بھرتی کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح بنیادی الفاظ کے کارڈ بنانے والے نا اہل والوں کا انتخاب کیا گیا، مزید حیرت اس پر ہے کہ اصل ماخذ سے کارڈوں کا مقابلہ کرنے کی پریس کاپی تیّار ہوتے وقت سوجھی۔ المختصر علمی کاموں کو خالص غیر علمی کاموں کو خالص غیر علمی انداز سے انجام دینے کا اگر مقابلہ ہوتو اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے طریق کار کو اوّلیت کا شرف بہ آسانی حاصل ہوسکتا ہے۔ (۱۲)

اس لغت میں کم سواد کارڈ بنانے والوں کو جو لفظ جس طرح لکھا ہوا یا چھپا ہوا نظر آیا۔ اس کو کارڈ پر لکھ لیا اور مرتّبین بغیر دیکھے بھالے ان سب کارڈوں کو اس لغت کے مال گودام میں بھر دیا۔ مثال کے طور پر۔

الف مع ب کی فصل میں ''ابال'' کے متبادل کی حیثیت سے ''اوبال'' کو درج کیا گیا سب جانتے ہیں کہ ''اوبال'' کوئی حقیقی شکل نہیں واؤ محض اظہار ضمہ کے لیے لکھا جاتا ہے اسی طرح ابھار اور اوبھار۔ ابلنا اور اوبلنا۔ اپاڑنا اور اوپاڑنا۔ اڑنا اور اوڑنا۔ اکھاڑنا پچھاڑ، اکھڑنا اور اوکھڑنا، اگلنا اور اوگلنا۔ اداس اور اوداس۔ ابھارنا اور اوبھارنا۔ اتار اور اوتار، اتارنا اور اوتارنا۔ اشارہ اور اشارا۔ استرہ اور استرا۔ اداگی اور ادائیگی۔ ارزال اور ارذال۔ انجرہ اور انجرا۔ اچنا اور اپچنا۔ ابرا اور ابرہ۔ ارزنگ اور ارژنگ۔ اللہ کی سوں (اللہ کی قسم) اور اللہ کسوں وغیرہ بیسیوں لفظ ایسے درجِ لغت ہوئے ہیں جن کا بہ لحاظ لغت حقیقی وجود نہیں۔ (۱۳) پس بنیادی کارڈ بنانے والوں کی بے پرواہی اور اس پر مرتّبین کی بے نیازی اور ناواقفیت کے باعث یہ لغت غیر معتبر اندراجات کا بہت بڑا مجموعہ بن گئی ہے۔ (۱۴)

۳۔ لغت نگاری کے اصول کے برخلاف ''مدیر اوّل کی انشائیہ نگاری'':

اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے مدیر اوّل نسیم امروہوی اپنے ابتدائیے میں لکھتے ہیں کہ،

> میں ایک لغت نگار کی حیثیت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس لغت کی تدوین کے کام میں بعض اوقات مجھ پر ایک عجیب لطف انگیز سرشاری طاری ہوجاتی تھی اور یہ سرشاری مجھے معانی و مطالب کی ایک ایسی دنیا میں پہنچادیتی تھی جس کی تصویر کشی نثر میں نہیں، نظم ہی کے ذریعے ممکن ہے جو آمد ہی آمد ہو اور جس میں آورد کا شائبہ نہ ہو۔ (۱۵)

مدیر اوّل کی انشائیہ نگاری لغت نگاری کے اصولوں کے خلاف ہے ظاہر ہے کہ ''لطف انگیز سرشاری'' کے عالم میں معانی و مفاہیم لکھے جائیں گے تو حقیقی و غیر حقیقی کا فرق مٹ جائے گا۔ (۱۶)

۴۔اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں لفظوں کی بیسیوں قطعی غلط اور غیر حقیقی صورتوں کو شامل لغت کر کے ''پشتارۂ اغلاط اور صحت املا کے تصوّر کا خاتمہ''

اردولغت (تاریخی اصول پر) جلد اوّل میں مدیر اوّل نے لفظوں کی صورت نویسی کے سلسلے میں درج ذیل طریقہ کار متعارف کروایا ہے۔

> جہاں ایک ہی لفظ اردو میں دو طرح لکھنے کا رواج ہے (عام اس سے کہ دوسرا املا غلط ہو یا صحیح) وہاں اصل لغت کے سامنے (اعراب ملفوظی اور قواعدی حیثیت کے اندراج کے بعد) دوسری شکل میں بھی درج کی گئی ہے۔(۱۷) اس طریقہ کار کی بدولت لفظوں کی بیسیوں قطعی غلط صورتوں سے طلبہ کسی قدر گمراہی اور غلط فہمی میں مبتلا ہوں گے اور اردو املا کی ساری معیار بندی گل دستہ طاق نسیاں صورت بن کر رہ جاتی ہے۔[۱۸] مثلاً ''اس کو'' کو ''اوس'' لکھتے ہیں اور ''پہنچنا'' کو ''پہونچنا'' وغیرہ معمولی طالب علم بھی ''اس'' کو اور ''اوس'' کو دو لفظ مانے گا جبکہ قدیم اردو میں اعراب بالحروف کا رواج تھا۔[۱۹]

۵۔معتبر نسخوں کی درستگی اور متن کی تصحیح کے باعث اردولغت (تاریخی اصول پر) میں ''اسناد کا مشکوک ہونا'':

اردولغت (تاریخی اصول پر) ج اوّل میں مدیر اوّل لکھتے ہیں ''بعض تصانیف کے معتبر نسخے دستیاب نہ ہو سکے اور نتیجے میں متن کی درستی جا بجا کرنی پڑی۔''[۲۰]

اس کے بارے میں رشید حسن خان لکھتے ہیں:

> مدیر اعلیٰ کے مندرجہ بالا بیان سے بہت سے سوالات نے سر اٹھایا ہے۔ جن میں ۱۔کون سی اسناد ہیں جن کے متن کی درستی کی گئی ہے۔ ۲۔ یہ درستی کس نے کی ہے۔ ۳۔کس اصولوں کے تحت کی ہیں۔ ۴۔مرتّبین کی درستی قابل قبول ہے یا نہیں؟ ان سوالوں کے باعث اردولغت (تاریخی اصول پر) میں موجود ہر سند مشکوک ہوگئی ہے۔[۲۱]

۶۔اردولغت (تاریخی اصول پر) میں لفظ ''اڈھی'' کی سند کا مشکوک ہونا اور بے سند ہونا:

اردولغت (تاریخی اصول پر) لفظ ''اڈھی'' کے ایک معنی لکھے گئے ہیں ایک قسم کا عمدہ اور باریک سفید سوتی کپڑا۔ اور حوالہ دیا گیا ہے ''فسانہ عجائب'' کا ''کسی نے اڈھی یا محمودی کا دیا... کسی کو گزی گاڑھا میسّر ہو''، ''۱۸۲۴۔فسانہ عجائب، ص ۱۴۵''[۲۲] لیکن ''فسانہ عجائب'' کے کسی معتبر نسخے میں کسی عبارت میں ''اڈھی'' کا لفظ موجود نہیں۔ بعض نسخوں میں ''اَدھر'' ہے

اور بعد کی اشاعتوں میں ''اَدَھرسا'' ہے۔ (۲۳)

اس غلط حوالے کا نتیجہ یہ ہوا لہ ایک خاص کپڑے کے معنی ''ادّھی'' کا جو لفظ درج لغت کیا گیا اب وہ بے سند رہ گیا۔ (۲۴)

۷۔''فسانہ عجائب'' کا اہم لفظ ''اورگی'' اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں شامل نہیں ہے:

اردو لغت میں فسانہ عجائب کا اہم لفظ ''اورگی'' شامل نہیں ہے جبکہ یہ لفظ فسانہ عجائب کے پانچوں شائع شدہ ایڈیشن میں موجود ہے معنی ہیں ''کار چوبی جوتے کا پتّا'' استعمال کی عبارت کچھ یوں ہے۔''باہر بندو اورگی کی پتّی جو پائیں، بجائے جیغہ وسر پیچ، اپنے سر پر لگائیں۔ (۲۵)

۸۔اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ''میں اعراب کی غلطیاں'':

ا۔ پہلا لفظ ''ایزذ'' کو اس لغت میں صرف بہ کسرِ سوم لکھا گیا ہے جبکہ تصریحات درج ذیل ہیں۔

الف۔ فرہنگِ نو بہار میں محمّد علی تبریزی نے بہ کسرِ سوم دونوں طرف لکھا ہے۔

ب۔ فرہنگِ فارسی میں ڈاکٹر معین نے بہ فتح سوم لکھا ہے۔

ج۔ اردو میں اثر لکھنوی نے بہ فتح سوم لکھا ہے۔

د۔ ''ایزذ'' فارسی میں بہ کسرِ سوم، اردو میں بہ فتح سوم بولتے ہیں (۲۶) افسوس مرتّبین ذرا سی توّجہ کرتے تو صحیح صورتحال سے واقف ہوسکتے تھے۔ دوسرا لفظ ''افق'' کو صرف بہ ضمہ دوم درج کیا گیا ہے۔ اردو میں بہ فتح دوم مستعمل ہے۔ سند حاضر ہے۔

دیا شنکر نسیم نے ''گلزار نسیم'' میں اس طرح نظم کیا ہے۔

''بولا وہ کہ رات میں افق میں
خورشید تھا آتش شفق میں (۲۷)

دونوں الفاظ کا اندراج ضروری تھا مثنوی گلزارِ نسیم معروف مثنوی ہے۔ کم یاب بھی نہیں مطالعہ کیا جاتا تو سند مل جاتی۔ مرتّبین کو یہ بات معلوم ہونا چاہیے تھی کہ ایسی مثالوں کے بغیر جن سے قطعیت کے ساتھ مندرجہ تلفّظ کا تعیّن ہو سکے، ان کی تحریر کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لغت میں سند کے بغیر کوئی بات قابلِ قبول نہیں ہوتی اور یہ بھی ضروری ہے کہ حوالہ معتبر ہو۔ (۲۸)

۹۔اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ''کرشمہ کم سوادی اور قدیم محاورہ کی ایجاد''

واجد علی شاہ اختر کے ایک شعر میں کاتب کی بے پرواہی سے لفظ ''اسرار نہ کہنا'' کو ''اسرار نہ کرنا'' بنا دیا جسے قدیم

محاورہ فرض کیا ہے۔یعنی اسرار کرنا (بہ فتح الف) معنی راز دار بنانا، راز دار کہنا۔اس نئی تحقیق سے مرتّبین کے علاوہ کوئی واقف نہیں۔نظرِ ثانی کرنے والے بزرگوں کی رسائی کا بھی وہی احوال تھا اور فرض کیا گیا قدیم محاورہ شامل لغت ہو گیا۔اس کرشمہ کم سوادی نے طلبا کے لیے گمراہی کا موقع فراہم کر دیا۔[۲۹]

۱۰۔اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ''ٹھیٹھ ہندی یا سنسکرت الفاظ کی شمولیّت'' یا اردو لغت (تاریخی اصول پر) ''ٹھیٹھ ہندی یا سنسکرت الفاظ کی پناہ گزیں''

اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ٹھیٹھ ہندی یا سنسکرت الفاظ بڑی تعداد میں شامل کیے گیے ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں جس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ خود مرتّبین ان الفاظ کی اسناد فراہم نہ کر سکے ہیں۔اصل میں مرتّبین نے مہذّب اللغات کے اندراجات سے دھوکہ کھایا ہے۔

۱۔اَبِنۡاو ۲۔ابنیہ ۳۔ابواہت ۴۔ابواہتا ۵۔ابودھ

مندرجہ بالا الفاظ مہذّب اللغات کی دین ہے۔اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ایسے الفاظ بڑی تعداد میں موجود ہیں۔[۳۰]

۱۱۔اردو لغت میں شعراء کے اشعار (بطور اسناد) اصل دواوین کے بجائے ''ثانوی مآخذات سے نقل کرنا''

مرتّبین نے اس لغت میں جگہ جگہ مختلف شعراء کے اشعار اصل دواوین کے بجائے دوسری کتابوں سے نقل کیے یعنی ثانوی مآخذات کا استعمال کیا۔تحقیق کے اصولوں کے مطابق ایسی تمام اسناد جو ثانوی مآخذات سے منقول ہوں ان سبھی کو غیر معتبر اور نا قابل قبول قرار دیا جائے گا۔اس قباحت نے اس لغت کی استنادی حیثیت کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔[۳۱]

لفظ ''ابرِ کرم'' کے ذیل میں میر کا شعر دیا گیا ہے۔

ابر کرم کی راہ تکو اب رحمتِ حق پر رکھو نظر
گو کہ تم اے مستاں مجرم اس غم سے دل کھستے ہو

مگر انھوں نے کس کتاب کے کس ایڈیشن سے کام لیا ہے۔استفادہ کرنے والوں کو ہر قسم کی مشکل اور الجھن سے سابقہ پڑتا ہے۔[۳۲]

جبکہ کلیاتِ میر مرتبہ آسی ہے اس میں یہ شعر کچھ اس طرح ہے وہ یوں ہے۔

ابر کرم کی راہ تکو اب رحمت حِق پہ نظر رکھو
گو کہ تم اے مستاں مجرم اس غم سے دل خستہ ہو

اب مرتّبین نے کون سے نسخہ کلیات میر سے ''دل کھستے ہوں'' اور کیا معنی فرض کیے ہیں۔ (۳۳)

(۲) ''ابر نو بہار'' کے ذیل میں مصحفی کا یہ درج ذیل شعر ''انتخاب مصحفی'' کے غیر معتبر انتخاب سے لیا گیا ہے اور اسے حوالے کی کتاب کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ابرِ نو بہار برس اس سے دور دور
مرقد کی میری خاک کہیں اس سے گل نہ ہو (۳۴)

۱۲۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں حرف ''الف'' کی تعریف اور حروف ہائے مخلوط:

مرتّبین اردو لغت (تاریخی اصول پر) حرف الف کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

املا میں اسے بعد میں آنے والے حرف سے جوڑ کر نہیں لکھا جاتا۔ البتہ د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، و، نیز ان کے ہائیہ کے سوا باقی حرفِ ماقبل کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔

رشید حسن خان لکھتے ہیں کہ اس عبارت سے تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ دھا اور ڈھا نہیں لکھا جا سکتا۔ مگر مرتّبین سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ ذ، ز، ژ کے ہائیہ سے ان کی کیا مراد ہے؟ کیا اردو میں یہ حروف ہائے مخلوط کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں؟ (۳۵)

۱۴۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) ''حد درجہ ناقص بلحاظ صحتِ املا'':

لغت میں اوّلین حیثیت املا کی ہوتی ہے اور وہ اس طرح کہ لفظوں میں حرفوں کا تعیّن جس ترتیب سے کیا جائے گا، اسی نسبت سے انھیں مختلف فصلوں میں درج کیا جائے گا۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں بے شمار اغلاط بلحاظ املا اس کے صفحات میں اس طرح ثبت ہوگئی ہیں کہ طالب علموں کو ہمیشہ کے لیے گمراہ کرتی رہیں گی۔ (۳۶) چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ آغازِ لغت میں املا کے طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے کہ۔ ا۔ الف یا واؤ پر ختم ہونے والے عربی یا فارسی الفاظ کے مضاف ہونے کی حالت میں بے علامتِ اضافت کے طور پر آتی ہے اس پر ہمزہ نہیں بنایا گیا جیسے ابتدائے کار، جوئے خون (ص ذ) (۳۷) لیکن اس کی خلاف ورزی سینکڑوں مقامات پر ہوئی ہے۔ مثلاً دریائے لطافت۔ ابتدائے تعلیم۔ انشائے بشیر۔ زبان ہائے متعدد۔ سوائے چند۔ ازروئے اصل۔

۲۔ بقول مرتّبین ''جس کلمے کے بولنے میں ہمزہ کی آواز پیدا نہیں ہوتی وہ کلمہ ی سے درج کیا گیا ہے۔ جیسے کیے، سیے، لیجیے، دیجیے وغیرہ مگر اس کے برخلاف کئے۔ دیکھئے۔ کردئے۔ لیے۔ پڑھئے درج ہے۔

۳۔ بقول مرتّبین ''جو کلمات الف یا ہ پر ختم ہوتے ہیں ان کے املے میں حرفِ آخر کو بڑی ے سے بدل دیا گیا ہے جیسے ''گھنٹے پر، پیمانے سے وغیرہ۔ (۳۸) ہائے۔ رائے۔ گائے جیسے الفاظ میں اکثر مقامات پر ے پر ہمزہ ملتا ہے۔ (۳۹)

۳۔ ہائے ملفوظ اور ہائے مخلوط میں بے امتیازی کی مثالیں جا بجا ملتی ہیں۔ انہی (انھی کے بجائے)، کلہاڑی (کلھاڑی کی جگہ) ساتھہ (ایک ہ زائد ہے۔ (ساتھ کے بجائے)

۴۔ اختلافِ املا کی پریشان کن صورت یہ ہے کہ ایک ہی لفظ کئی طرح ملے گا؛ پاؤں، پانو، گاؤں، گانو، گانووں وغیرہ۔ (۴۰)

۵۔ سرورق پر ''ترقّی اردو بورڈ'' لکھا ہے یہ صحیح ہے لیکن بیشتر جگہوں اور کتاب کے شروع میں پہلی سطر پر ترقّی اردو بورڈ (غلط) مع ہمزہ کے ساتھ موجود ہے۔غرض کہ صحت زبان، حسنِ بیان، صحت املا اور یکسانی املا کے لحاظ سے یہ لغت ''پشتارہ'' ہے۔ (۴۱)

۱۵۔اردولغت (تاریخی اصول پر) میں بنیادی لفظ کی ''غیر واضح اور نامکمل تشریح'':

اردولغت میں بیشتر بنیادی الفاظ کی تشریح غیر واضح اور نامکمل ہے کہ پڑھنے والا سر پیٹتا رہ جائے لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آئے۔اگر مفہوم سادہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا تو اسے شامل لغت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ (۴۲)

مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔اُردھو پَدم: (۴۳) ایک آسن کا نام، جس کی صورت یہ ہے کہ شیرش آسن کر کے پانو سے پدم آسن کیا جائیگا۔

۲۔اِبْنِ دنیا: (۴۴) دنیا دار شخص جو دین دار نہ ہو۔

۳۔ابواب: (۴۵) کتاب کے حصّے جو کسی بناء پر ایک عنوان کے تحت آئیں۔ (گاہے تحتی فصلوں پر مشتمل)

۴۔ابواب بے جا: (۴۶) معاملہ اراضی خلاف قانون

۱۶۔اردولغت میں اشعار کے مصرعوں میں ''تحریف ربلحاظ بنیادی لفظ رمحاورہ'':

اردولغت میں جلد اوّل میں ص ۱۷۹ (۴۷) میں ''اپنی چھاتی پر ہاتھ دھرنا ر رکھنا کی سند میں یہ دو شعر ہیں۔

ہم کو چاہتے ہو کتنا کچھ
اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو
دل کی چوٹ اور تم سے ضبط اے شوق
اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر دیکھو (۴۸)

اصل میں اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو جو ''نوراللغات'' میں درج ہے رنگین کے اس قطعہ کے ساتھ:

میں نے پوچھا کہ چاہتے ہو مجھے
سن کے وہ بولے یوں ادھر دیکھو
ہم کو تم چاہتے ہو کتنا کچھ
اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو (۴۹)

مرتّبین کی اس ستم ظریفی کے رنگین کے قطعے کو شعر بنا دیا گیا اس طرح کہ چوتھا مصرع کو دوسرا بنایا گیا اسی کو تحریف کہتے ہیں۔ (۵۰)

دوسری مثال۔ ''اپنی جمانا'' کے ذیل میں داغ کا یہ شعر لکھا گیا ہے۔

''اشک خوں رنگ لائے جاتا ہے
داغ اپنی جمائے جاتا ہے (۵۱)

کم سواد کارڈ بنانے والوں نے ''داغ اپنی جمائے جاتا ہے'' لکھا اور ''اپنی جمانا'' کی سند پالی اور مرتّبین نے شامل لغت کر دیا۔ اصلاً شعر یوں ہے:

''اشک خوں رنگ لائے جاتا ہے
داغ اپنے جمائے جاتا ہے (۵۲)

یہ شعر گلزار داغ میں ہے اور مصرعِ ثانی میں دراصل ''اپنے'' ہے۔ شعر کے معنی مطلب پر غور کرنے کی ضرورت نہ سمجھی آخر دوسرے مصرعے کے مفہوم کا کیا ہوا۔ (۵۳)

۱۷۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ''امثال کا غیر معتبر ہونا''

اردو لغت جلد اوّل میں (ص ۱۶۷) میں ایک مثل ہے ''اٹھاؤ بی بی مکنا گھر سنبھالو اپنا۔'' جبکہ نوراللغات میں اصل مثل یوں ہے۔ ''اٹھاؤ میرا مکنا، میں گھر سنبھالوں اپنا''۔ (جو مقنع کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ (۵۴)

حواشی

(۱) ڈاکٹر انصار احمد شیخ، غالب کی شاعری میں ذکرِ وفا مشمولہ قومی زبان، اپریل ۲۰۱۹ء، (کراچی: انجمن ترقّی اردو پاکستان)، ص ۴۴

(۲) رشید حسن خان، تعارف مشمولہ سہ ماہی اردو نامہ، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۶۰ء، (کراچی: ترقّی اردو بورڈ [حالیہ اردو لغت بورڈ])، ص ۳

(۳) طارق بن آزاد، اردو لغت بورڈ، مشمولہ قومی زبان، اپریل ۲۰۱۹ء، (کراچی: انجمن ترقّی اردو پاکستان)، ص ۷۳، ۷۲

(۴) ارشاد محمود ناشاد (مرتّبہ)، مکاتیب رشید حسن خان، (لاہور: ادبیات، ۲۰۰۹ء)، ص ۲۹

(۵) انوار الحسن وسطوی، مضمون، صحتِ زبان کے لاثانی معلّم رشید حسن خان مشمولہ ہفت روزہ ہماری زبان، نئی دہلی، شمارہ ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۷

(۶) ڈاکٹر ممتاز احمد خان، رشید حسن خان: میرے مشفق، میرے استاد مشمولہ ہماری زبان، ایضاً ص ۱۷

(۷) خلیق انجم، ممتاز محقّق اور متنی نقاد: رشید حسن خان مشمولہ ہماری زبان، محولہ بالا ص ۳

(۸) رشید حسن خان، ترقّی اردو بورڈ کا لغت مشمولہ اردو لغت نویسی اور لغات (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتّبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۵۴۱

(۹) ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، مرتبہ، مکاتیب رشید حسن خان بنام رفیع الدّین ہاشمی، محولہ بالا، ص ۴۸

(۱۰) ایضاً

(۱۱) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل (کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء)، ص خ

(۱۲) رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت مشمولہ اردو لغت نویسی اور لغات (تاریخ، مسائل اور مباحث)، محولہ بالا، ص ۵۴۱

(۱۳) ایضاً

(۱۴) ایضاً، ص ۵۶۹

(۱۵) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص خ

(۱۶) رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۴۲

(۱۷) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص ذ

(۱۸) رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۶۵

(۱۹) ایضاً

(۲۰) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص الف۔

(۲۱) رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۴۵۔

(۲۲) ایضاً

(۲۳) ایضاً، ص ۵۴۷

(۲۴) ایضاً

(۲۵) رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۴۷

(۲۶) ایضاً، ص ۵۵۲

(۲۷) ایضاً، ص ۵۵۳

(۲۸) ایضاً، ص ۵۵۴

(۲۹) ایضاً

(۳۰) ایضاً

(۳۱) ایضاً

(۳۲) ایضاً

(۳۳) رشید حسن خان، ترقی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۵۸

(۳۴) ایضاً، ص ۵۵۷

(۳۵) ایضاً

(۳۶) ایضاً، ص ۵۵۶

(۳۷) ایضاً

(۳۸) ایضاً

(۳۹) ایضاً، ص ۵۵۴

(۴۰) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص خ

(۴۱) رشید حسن خان، ترقّی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۶۹

(۴۲) ایضاً

(۴۳) ایضاً، ص ۵۶۴

(۴۴) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص ۳۶۴

(۴۵) ایضاً، ص ۴۳

(۴۶) ایضاً، ص ۵۰

(۴۷) ایضاً، ص ۹۷

(۴۸) ایضاً

(۴۹) رشید حسن خان، ترقّی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۶۱

(۵۰) ایضاً

(۵۱) ایضاً، ص ۵۶۲

(۵۲) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص ۹۷

(۵۳) رشید حسن خان، ترقّی اردو بورڈ کا لغت، محولہ بالا، ص ۵۶۲

(۵۴) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، محولہ بالا، ص ۱۶۷

مآخذ

(۱) ناشاد، ارشاد محمود، (مرتّبہ)، مکاتیب رشید حسن خان بنام رفیع الدین ہاشمی، لاہور: ادبیات، ۲۰۰۹ء

(۲) خان، رشید حسن، ترقّی اردو بورڈ کا لغت مشمولہ اردو لغت نویسی اور لغات (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتّبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء

لغت

(۱) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، کراچی: ترقّی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء

رسائل

(۱) سہ ماہی اردو نامہ، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۶۰ء، کراچی: ترقّی اردو بورڈ [حالیہ اردو لغت بورڈ]

(۲) ماہ نامہ قومی زبان، اپریل ۲۰۱۹ء، کراچی: انجمن ترقّی اردو پاکستان

(۳) ہفت روزہ ہماری زبان، نئی دہلی، شمارہ ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ستمبر ۲۰۰۶ء